شوگر کا مریض اور روزہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایسا شوگر کا مریض جو روزہ نہ رکھ سکتا ہو کیا وہ اپنے روزوں کا فدیہ دے سکتا ہے کہ اس بار رمضان گرمیوں میں ہے اور روزہ رکھنا ناممکن ہے اور اس مرض میں مبتلا مریض کو عموماً صحت یاب ہونے کی امید ختم ہو جاتی ہے۔ میں نے آپ کے فتاوی کو پڑھا ہے آپ مریضوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہیں۔ جبکہ یہاں انگلینڈ میں دیگر مولوی حضرات فدیہ دینے کا کہتے ہیں ایسا کیوں ہے؟

عبداللہ (انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابِ

اگر شوگر کا مریض واقعی گرمیوں کے رمضان کے روزے نہیں رکھ سکتا کہ اکٹھے ایک مہینے کے روزے رکھنے سے مرض میں اضافہ ہوتا یا شدید ضعف کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو ایسا شخص متفرق روزے رکھ لے یعنی ایک دن چھوڑ کر دوسرے یا تیسرے دن جب طاقت پائے روزہ رکھ لے اور جتنے روزے رہ جائیں ان کی سردیوں میں قضا کر لے۔ اور اگر گرمیوں میں ایک روزہ بھی نہیں رکھ سکتا لیکن سردیوں میں روزہ رکھ سکتا ہے کہ دن چھوٹا ہوتا ہے اور سخت پیاس بھی نہیں لگتی تو ایسے مریض پر فرض ہے کہ وہ سردیوں میں ان روزوں کی قضا کرے نہ کہ فدیہ دے۔ یہی حکم قرآنی ہے۔

جیسا کہ اللہ عزوجل ایسے مریضوں کے بارے میں قرآن میں فرماتا ہے: فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ ۫ تو جس قدر روزے چھوٹے ہیں اتنے روزے اور دنوں میں (قضا کرو) اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔

(البقرۃ:185)

ہاں اگر سردیوں میں بھی روزے نہیں رکھ سکتا نہ اکٹھے اور نہ ہی متفرق اور نہ ہی کسی اور موسم میں طاقت ہے تو ایسا مریض فی الحال فدیہ نہ دے بلکہ صحت کا انتظار کرے اور اگر صحت کی توقع ختم ہو جائے تو اس وقت فدیہ ادا کر دے ورنہ موت کے وقت وصیت کر دے۔

جیسا کہ سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: بعض (لوگوں) کو گرمیوں میں روزہ کی طاقت واقعی نہیں ہوتی مگر جاڑوں میں رکھ سکتے ہیں یہ بھی کفارہ نہیں دے سکتے بلکہ گرمیوں میں قضا کرکے جاڑوں

میں روزے رکھنا ان پر فرض ہے، تیسری بات یہ ہے کہ ان میں بعض لگاتار مہینہ بھر کے روزے نہیں رکھ سکتے مگر ایک دو دن بیچ کرکے رکھ سکتے ہیں تو جتنے رکھ سکیں اُتنے رکھنا فرض ہے جتنے قضا ہو جائیں جاڑوں میں رکھ لیں، چوتھی بات یہ ہے کہ جس جوان یا بوڑھے کو کسی بیماری کے سبب ایسا ضعف ہو کہ روزہ نہیں رکھ سکتے انہیں بھی کفارہ دینے کی اجازت نہیں بلکہ بیماری جانے کا انتظار کریں، اگر قبلِ شفا موت آجائے تو اس وقت کفارہ کی وصیت کردیں، غرض یہ ہے کہ کفارہ اس وقت ہے کہ روزہ نہ گرمی میں رکھ سکیں نہ جاڑے میں، نہ لگاتار نہ متفرق، اور جس عذر کے سبب طاقت نہ ہو اُس عذر کے جانے کی امید نہ ہو، جیسے وہ بوڑھا کہ بڑھاپے نے اُسے ایسا ضعیف کردیا کہ گنڈے دار روزے متفرق کرکے جاڑے میں بھی نہیں رکھ سکتا تو بڑھاپا تو جانے کی چیز نہیں ایسے شخص کو کفارہ کا حکم ہے، ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر گیہوں اٹھنی اُوپر بریلی کی تول سے، یا ساڑھے تین سیر جَو ایک روپیہ بھر اُوپر۔

(فتاوی رضویہ ج10 ص 547)

باقی رہا کہ میں مریضوں کو روزہ رکھنے کا ہی کیوں عرض کرتا ہوں، اس کی وجہ حکمِ قرآنی ہے کہ قرآن نے مریضوں کو صحت کا انتظار کرکے دوسرے ایام میں روزہ رکھنے کا ہی فرمایا نہ کہ فدیہ دینے کا جیسا کہ قرآن میں ہے۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے۔ (سورۃ البقرۃ: 184)

اور ایک مقام پر فرماتا ہے: **فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ** ۔ تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔ (سورۃ البقرۃ: 185)

اور فدیہ کا حکم تو شیخ فانی کے لیے ہے۔ جیسا کہ کنز الدقائق میں ہے: وَلِلشَّيْخِ الْفَانِي وَهُوَ يَفْدِي فَقَطْ " فدیہ صرف شیخ فانی کے لیے ہے۔

(کنز الدقائق ج1 ص337)

اور بہار شریعت میں ہے: شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہو گئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا، جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی نہ اب رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اُس میں اتنی طاقت آنے کی اُمید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا، اُسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو بھر پیٹ کھانا کھلانا اس

پر واجب ہے یا ہر روزہ کے بدلے میں صدقہ فطر کی مقدار مسکین کو دیدے اور اگر ایسا بوڑھا گرمیوں میں بوجہ گرمی کے روزہ نہیں رکھ سکتا، مگر جاڑوں میں رکھ سکے گا تو اب افطار کرلے اور اُن کے بدلے کے جاڑوں میں رکھنا فرض ہے۔

(بہار شریعت ج ص 1006 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

اور مریض کے لیے فدیہ کی وہی تفصیل ہے جو اوپر بیان ہوئی، جبکہ انگلینڈ میں مریض تو دور رہا تھوڑے سے درد میں مبتلا شخص بھی فدیہ دے رہا ہے الامان والحفیظ، کیونکہ دولت کی بھرمار جس وجہ سے نقلی بیمار بھی فدیہ کے لیے تیار رہتا ہے۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ ابوالحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Date:13-5-2018

QASIM ZIA